شیطان ازلی دشمن

محمد ارشد (مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد)

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین، اما بعد:

ان الشیطن لکم عدو فاتخذوہ عدوا انما یدعوا حزبہ لیکونوا من اصحب السعیر۔ (فاطر)

ترجمہ: ''بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو اسے دشمن ہی سمجھو۔ وہ تو اپنے گروہ والوں کو صرف اس لیے بلاتا ہے کہ وہ بھڑکتی آگ والوں سے ہو جائیں''

قارئین کرام: دنیا کا ہر انسان خواہ وہ کسی بھی شعبہ یا میدان سے تعلق رکھتا ہو وہ خود کو فاتح کی حیثیت سے دیکھنا چاہتا ہے۔ انسان ہمیشہ ہر جگہ فتح کا ہی طلب گار ہوتا ہے کیونکہ وہ شکست کو ناپسند اور ہزیمت کو نفرت سے دیکھتا ہے۔

جب انسان فتح سے ہمکنار ہو جائے تو جہاں وہ خود فتح کی خوشی سے سرشار ہوتا ہے وہاں اس کے عزیز و اقارب رشتہ دار اور اس طرح دوست احباب بھی اس کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں۔ چونکہ انسان خود غرض واقع ہوا ہے۔ وہ ہر جگہ اپنا فائدہ ہی سوچتا ہے۔ اور اپنے طور پر ہر قسم کے نقصان سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور ہر میدان میں کامیابی حاصل کرنا ہی اپنا مقصد زندگی سمجھتا ہے۔ انسان ہر وقت حالت جنگ میں ہوتا ہے۔ وہ کبھی تو حالات سے جنگ کرتا ہے۔ تو کبھی خیالات سے، کبھی وہ کسی انسان سے جنگ کرتا ہے تو کبھی اپنے نفس سے اسی طرح انسان کی جنگ کبھی رحمان سے ہوتی ہے تو کبھی شیطان سے۔

دنیا میں ایسا کوئی انسان نہیں ہے جو چاہتا ہو کہ اس کا دشمن اس کے گھر آئے اور وہ اس کا

پر تپاک استقبال کرے۔ اس کی مہمان نوازی کرے۔ جبکہ سچ تو یہ ہے کہ وہ اپنے دشمن کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا۔ مگر اس کے باوجود ایک ا دشمن ہے جو ہر وقت انسان کے ساتھ چمٹا ہوا ہے۔ وہ کوئی موقع جانے نہیں دیتا۔ جس میں انسان کو نقصان سے دو چار نہ کرے۔ وہ ہر انسان کو شکست دینے میں لگا ہوا ہے، مگر حیرت ہے کہ انسان اس دشمن کو دشمن نہیں بلکہ اپنا دوست اور خیر خواہ تسلیم کرتا ہے یہ دشمن بھی چالاک ہے کہ وہ انسان کے برے اعمال کو خوبصورت بنا کر پیش کرتا ہے اور انسان اس پر خوش ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ خود کو انسان کا دوست ہی ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کے دھوکے میں آ کر انسان شکست سے دو چار ہو کر بھی خود کو شکست خوردہ تسلیم نہیں کرتا۔ ہمارا مزاج بھی عجیب کہ علانیہ اسے برا بھلا کہتے ہیں۔ گالی ولعنت ملامت کرتے ہیں۔ لیکن تنہائی میں وہ ہمارا دوست اور ساتھی ہوتا ہے۔

اسی لیے فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یا کذاب یا مفتر اتق اللہ ولا تسب الشیطان فی العلانیۃ وانت صدیقہ فی السر

وہ دشمن ہر وقت ہمارے آس پاس ہی رہتا ہے جو ہمیں نظر تو نہیں آتا مگر اس کا وار کاری ہوتا ہے۔ (حدیث)

(ترجمہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انسان میں جس طرح خون گردش کرتا ہے اس طرح شیطان کرتا ہے۔

قارئین: وہ دشمن کوئی اور نہیں بلکہ شیطان ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قرآن یوں مطلع کرتا ہے۔ "ولا تتبعوا خطوات الشیطن انہ لکم عدو مبین" (البقرہ 208) تم شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو بے شک شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دشمن سے بچنے کی یوں تلقین کرتا ہے۔ "ان الشیطان للا نسان عدو مبین" (یوسف 5) بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

مگر افسوس صد افسوس کہ آج انسان رحمان کو چھوڑ کر اپنے دشمن یعنی شیطان کا بندہ بنا ہوا

ہے۔شیطان کا بندہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ انسان رحمان کی بات کو پس پشت ڈال کر شیطان کی ہر بات پر لبیک کہتا ہے۔ انسان شیطان کی باتوں میں آکر ناکامی سے دو چار ہوتا ہے۔انسان رب ذوالجلال کا باغی اور سرکش بن جاتا ہے۔

شیطان انسان کو سبز باغ دیکھا کر اپنے جال میں پھانس لیتا ہے اور انسان اس کے جال میں پھنس کر جنت جیسے نعمتوں والے باغات سے محروم ہو جاتا ہے۔

شیطان اپنے کئی روپ بدل کر انسان پر حملہ آور ہوتا ہے وہ اسے میدان میں شکست دیتا ہے اور انسان اس شکست سے پریشانی اور ذلت محسوس کرنے کی بجائے مزید اس کی پیروی کرتے ہوئے اس کے سامنے خوشی خوشی گھٹنے ٹیک دیتا ہے۔

شیطان انسان کو بہلا پھسلا کر اللہ تعالیٰ سے دور کر کے در در کی ٹھوکریں کھانے کیلئے چھوڑ دیتا ہے۔ انسان شیطان کے بہکاؤ میں آکر طرح طرح کے قبیح افعال کا ارتکاب کرتا ہے انسان شیطان کی بات مان کر معاشرے اور رشتہ داروں میں اپنی ناک اونچی رکھنے کے لئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات کو نظر انداز کر دیتا ہے۔اور اپنے لیے دنیا اور آخرت کی رسوائیاں سمیٹ لیتا ہے۔قرآن اس کی یوں تصدیق کرتا ہے۔"سنسمه علی الخرطوم"(القلم 17)

جہاں عوام الناس پر شیطان کے حربے کامیاب ہوتے ہیں۔وہاں وہ علماء پر بھی اپنے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے۔وہ کبھی علماء کو حسد کی آگ میں تو کبھی اشتعال دلا کر،کبھی غرور تکبر میں مبتلا کر کے،اسی طرح شہرت کی حرص دلا کر نیکی کے کاموں کو ریاکاری میں بدل دیتا ہے۔

شیطان اپنے حملے خوشی وغمی دونوں موقعوں پر کرتا ہے۔انسان خوشی میں مست ہو کر اللہ کی قائم کردہ حدود کو پامال کرتا ہے۔ اسی طرح غم میں اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں اور حرام کردہ کاموں کا ارتکاب کرتا ہے۔انسان کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ دشمن دشمن ہی ہوتا ہے۔خواہ وہ انسانوں میں سے ہو یا شیطانوں میں سے ہو۔دشمن کی ہر چال کو سمجھنا چاہیے۔اسکے وار سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔اللہ تعالیٰ کے احسانات وانعامات بندوں پر ہوتے ہیں۔اس

کی توفیق سے نیکی کرتا ہے۔ اسے بھولنا نہیں چاہیے۔ جناب ابن سمبانؒ فرماتے ہیں۔"یا عجبا لمن عصی المحسن بعد معرفة باحسانه واطاع اللعین بعد معرفة بعداوته،

مگر افسوس تو اس بات پر ہے کہ ہم شیطان کو تو اپنا دشمن ہی تصور نہیں کرتے۔ بلکہ اسے اپنا نجات دہندہ سمجھتے ہیں۔ لیکن کل قیامت کے دن ہمارا یہی دشمن ہمیں یوں رسوا کرے گا۔ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَاۤ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔ اور شیطان کہے گا جب سارے کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔ کہ بے شک اللہ نے تم سے وعدہ کیا سچا وعدہ اور میں نے تم سے وعدہ کیا تو میں نے تم سے خلاف ورزی کی۔ اور میرا تم پر کوئی غلبہ نہ تھا سوائے اس کے میں نے تمہیں بلایا تو تم نے میرا کہنا مان لیا۔ اب مجھے ملامت نہ کرو۔ اور اپنے آپ کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچنے والا ہوں اور نہ تم میری فریاد کو پہنچنے والے ہو۔ بے شک میں اس کا انکار کرتا ہوں۔ جو تم نے مجھے پہلے شریک بنایا۔ یقیناً جو لوگ ظالم ہیں۔ انہی کے لیے دردناک عذاب ہے اور اسی طرح ذلیل کرے گا۔ "قال قرینه ربنا ما اطغیته ولکن کان فی ضللٍ بعید" اس کا ساتھی شیطان کہے گا اے ہمارے رب میں نے اسے سرکش نہیں بنایا اور لیکن وہ خود دور کی گمراہی میں تھا۔ (میں نے صرف اشارا کیا یہ نافرمانی کیلئے پہلے تیار تھا۔)

خدارا ذرا سوچیئے یہ شیطان وہی ہمارا ازلی دشمن ہے۔ جس نے ہمارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالا۔ جبکہ انسان سب کچھ برداشت کرسکتا ہے۔ مگر اپنے باپ کی تذلیل برداشت نہیں کرسکتا۔

کیا ہماری غیرت مرگئی کیا ہمیں اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کا جنت سے نکلنا اور پریشان

ہونا یاد نہیں ہے۔ یہ دشمن صرف ایک کلمہ "اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم" سے بھاگ جانے والا آج ہم پر حاوی کیوں ہے۔

یہی دشمن ہمیں نمازوں سے غافل کر دینے والا ہے اور اگر کوئی نماز پڑھے تو یہ نماز میں وسوسے ڈالتا ہے تو ہم رب کو چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ ہمیں خود پتہ نہیں ہوتا کہ نماز میں ہم نے کیا پڑھا ہے۔ چونکہ عادت کی نماز پڑھتے ہیں۔ عقیدت کی نہیں۔ جس سے ہمیں سکون میسر نہیں آتا۔

قارئین کرام: ہم اپنی نمازوں کا جائزہ لیں۔ تو ہمیں ہماری نمازیں بتائیں گی کہ ہمیں کس قدر حلاوت ملی۔ کیا تو نماز پڑھنے کے بعد مطمئن ہوا کہ تیری نماز تمام برائیوں کے سامنے رکاوٹ بن کر کھڑی ہو گئی ہو۔ تو جان لے کہ تیری نماز قبول ہو گئی۔ جس سے تجھے سکون مٹھاس اور اطمینان۔ ورنہ جیسے آئے ویسے چلے گئے۔ ساری نماز میں حساب پر لگے رہے۔ شیطان نے تیرے مقصد کو فوت کر دیا اور تو ذرہ شرمندہ نہیں ہوا۔ افسوس ہے۔ آپ جائزہ لے ایک نماز خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کریں۔ مکمل توجہ اللہ کی طرف ہو اور دوسری جسے ہم ادا کرتے ہیں۔ دونوں میں فرق خود کریں۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ "عن الا لتفات" آپ ﷺ نے فرمایا" هو اختلاس یختلسه الشیطن من صلاۃ العبد" (بخاری) نماز میں ادھر ادھر جانکنے سے بچو۔ کیونکہ یہ ایک شیطان کی جیت ہے۔ جس کے ذریعے شیطان انسان کی نماز کو جیت لیتا ہے۔ اس کے خشوع خضوع کو چھین لیتا ہے۔ اور جیسے آتا ہے ویسے واپس چلا جاتا ہے۔ اور انسان کو سستی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ انسان نماز میں جمائیاں لیتا رہتا ہے۔ اس لیے ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ " التثاؤب من الشیطان فاذا اتثائب احدکم فلیکظم ما استطاع" (مسلم) جمائی شیطان کی طرف سے ہے لہٰذا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ حسب استطاعت اسے روکے۔